

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

پاکستان

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اس امت پر سب سے بڑا احسان یہ فرمایا کہ اس میں اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا۔ ایک ایسے وقت میں کہ جب ہر طرف سے جہالت کی تاریکیاں، ظلم کی آندھیاں اور بے حیائی کی طوفان خیزیاں انسان کو چاروں اطراف سے اپنے شکنجے میں کَس چکی تھیں بلکہ سادہ سے الفاظ میں آپ اسے یوں کہہ لیں کہ انسان اپنے خالق اور مالک سے دور ہو چکا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مبعوث فرمایا اور ساتھ ہی اس بعثت کے مقاصد کو بھی قرآن کریم میں تین مقامات پر جامعیت کے ساتھ ذکر فرمادیا۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 129

ترجمہ: اے وہ ذات جو ہماری ضرورت کے مطابق ہمیں ضروریات کو پورا فرمانے والے ہیں مکہ والوں کی نسل سے اسی شہر میں ایک ایسا رسول بھیج جو ان کے سامنے تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کے باطن کو خوب پاک کرے۔ یقیناً تیری ہی ذات اقتدار کے اعتبار سے بھی کامل ہے اور حکمت کے اعتبار سے بھی کامل ہے۔

یہ دعائے ابراہیمی ہے، اللہ کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل مبارک پر یہ دعا القاء فرمائی جس میں بعثت نبوت کے تمام مقاصد مذکور ہیں۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ

قَبۡلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ۔

سورۃ آل عمران، آیت نمبر 164

ترجمہ: یقیناً ہم نے ایمان والوں پر بہت بڑا احسان کیا کہ ان کے اندر انہی میں سے ایک رسول کو بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیات (قرآن کریم) کی تلاوت کرے، ان کی نیتوں میں اخلاص اور اخلاق میں پاکیزگی کے فرائض کے انجام دے، انہیں کتاب (قرآن کریم) اور حکمت کی سکھلائے۔ یقیناً اس احسان عظیم سے پہلے یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

سورۃ الجمعۃ، آیت نمبر 2

ترجمہ: وہ (اللہ) وہی ذات ہے جس نے اَن پڑھوں میں عظیم الشان رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیات کی تلاوت کرتا ہے، انہیں روحانی بالیدگی عطا کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھلاتا ہے اور ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں بھٹک رہے تھے۔

پہلا مقصد؛ تلاوتِ آیات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا پہلا مقصد قرآن کریم کی تلاوت ہے یعنی مراد خداوندی کو اپنی زبان مبارک سے ادا فرماتے ہیں جس میں اس بات کی طرف ایک لطیف اشارہ ملتا ہے کہ شرعی معاملات میں نبی اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کرتا بلکہ خدائے لم یزل کا پیغام سناتا ہے۔

مکاتبِ قرآنیہ کا قیام:

جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ قرآن کریم کی تلاوت کرنا نبوت کے مقاصد میں سے ہے تو مقصد نبوت کی حفاظت کرنا خود مقصود کہلائے گا اس مقصد کے لیے مکاتب قرآنیہ کے قیام کا ثبوت ملتا ہے جہاں الفاظ قرآن کی ادائیگی کا صحیح طریقہ سیکھا اور سکھایا جاتا ہے۔ ناظرہ، حفظ، تجوید اور قراءت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس لیے ایسے مراکز و مکاتب کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کرنا اہل اسلام پر ضروری ہے تاکہ مقصد نبوت کی حفاظت اور بقاء ماند نہ پڑے۔

مکاتب سے تعاون:

تعاون کا مطلب محض مالی وسائل کی فراہمی تک محدود نہیں جیسا کہ عام طور پر اس کو سمجھ لیا گیا ہے بلکہ تعاون کا اعلیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ ایسے مکاتب و مراکز میں خود قرآن کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے، اپنی اولادوں کو اس میں بھیجنا چاہیے تاکہ وہ بھی قرآن کریم کو صحیح طور پر پڑھ کر مقصد نبوت کی آبیاری کر سکیں۔ باقی رہا انتظامی طور پر اس کے لیے مالی وسائل مہیا کرنا تو اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر یہ کام چھوڑ دیا گیا تو اس حوالے سے امت اجتماعی فوائد سے محروم ہو جائے گی۔

دوسرا مقصد؛ تزکیۂ نفس:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا دوسرا بڑا مقصد نیتوں میں اخلاص اور اخلاق میں پاکیزگی کے فرائض کے انجام دینا ہے یعنی باطن کو ہر طرح کے عیوب سے پاک کرنا ہے۔ یعنی امت کے قلوب میں سے غیر اللہ کی محبت اور غیر

اللہ کا خوف ختم کرنا اور اللہ وحدہ لاشریک کی محبت اور اللہ ذوالجلال کا خوف پیدا کرنا ان کے قلب وروح سے بری خصلتیں ختم کرنا ساتھ ہی ساتھ نیک اوصاف اور عمدہ اخلاق پیدا کرنا کیونکہ جب تک دل غیر اللہ اور گندے اوصاف کی آلائشوں سے پاک نہیں ہوتے اس وقت تک اس میں محبت الہیہ، معرفت خداوندی، رضائے باری عز وجل، اطاعت رسول، عقیدت نبوت اور عمدہ اوصاف واعلی اخلاق کبھی بھی پیدا نہیں ہوسکتے۔

خانقاہوں کا قیام:

جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ تزکیہ نفس کرنا نبوت کے مقاصد میں سے ہے تو مقصد نبوت کی حفاظت کرنا خود مقصود کہلائے گا اس مقصد کے لیے خانقاہوں کے قیام کا ثبوت ملتا ہے۔ جہاں نیتوں میں اخلاص (یعنی محض اللہ رب العزت ہی کو راضی کرنے کی غرض سے کام کرنا) اور اخلاق و احوال اور اعمال میں پاکیزگی اور روحانی بالیدگی نصیب ہوتی ہے۔ اس لیے اہل حق کی خانقاہوں میں ظاہری وباطنی اصلاح کے لیے جانا منشاء نبوت میں داخل ہے۔

خانقاہوں کا وجود کب سے ہے؟:

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ قرآن کریم کی سورۃ نور آیت نمبر 36 فی بیوت اذن اللہ ۔۔ کے تحت فرماتے ہیں: یہ آیت ذکر اللہ کے لیے بنائی گئی خانقاہوں کی فضیلت اور ذکر ومراقبہ کے جس مقصد کے لیے یہ خانقاہیں بنائی گئی ہیں ان کے پورا کرنے کی عظمت پر دلالت کرتی ہے۔

شیخ التفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ اسی آیت کے تحت

تفسیر معارف القرآن میں فرماتے ہیں: روشنی مسجدوں اور خانقاہوں سے ملتی ہے جہاں صبح و شام اللہ کا ذکر ہوتا ہے... ان گھروں میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس میں تسبیح و تہلیل اور تلاوت قرآن پاک اور دیگر اذکار سب داخل ہیں ان گھروں سے مراد مسجدیں اور خانقاہیں مراد ہیں۔

مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ سیرۃ المصطفیٰ میں فرماتے ہیں:

تحویل قبلہ کے بعد جب مسجد نبوی کا رخ بیت اللہ کی طرف ہو گیا تو قبلہ اول کی طرف دیوار اور اس کے متصل جو جگہ تھی وہ ان فقراء غرباء کے ٹھہرنے کے لیے بدستور چھوڑ دی گئی جن کے لیے کوئی ٹھکانہ اور گھر بار نہ تھا۔ یہ جگہ صفہ کے نام سے مشہور تھی صفہ اصل میں سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہتے ہیں وہ ضعفاء مسلمین فقراء شاکرین جو اپنے فقر پر فقط صابر ہی نہ تھے بلکہ امراء و اغنیاء سے زیادہ شاکر و مسرور تھے جب احادیث قدسیہ اور کلمات نبویہ سننے کی غرض سے بارگاہ نبوت و رسالت میں حاضر ہوتے تو یہاں پڑے رہتے تھے۔ لوگ ان حضرات کو اصحاب صفہ کے نام سے یاد کرتے تھے۔ گویا یہ اس بشیر و نذیر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خانقاہ تھی جس نے باہزار رضاء و رغبت فقر کو دنیا کی سلطنت پر ترجیح دی۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ سیر اعلام النبلاء میں فرماتے ہیں: امام حسن بصری رحمہ اللہ کا ایک خاص حلقہ اپنے گھر میں لگا کرتا تھا اس میں خاص خاص مثلاً عبدالواحد بن زید، حضرت حبیب عجمی رحمہم اللہ وغیرہ جیسے لوگ شریک ہوتے تھے۔اس حلقے کی امتیازی خوبی یہ تھی یتکلمون فیه فی اٰفات النفوس وطرق علاجھا ۔ اس میں نفسانی بیماریوں مثلا تکبر، حسد، بغض، حرص، لالچ، ریاکاری

وغیرہ کی تشخیص اور ان کے دور کرنے کے اسباب وطریقے تجویز کیے جاتے تھے۔

جعلی خانقاہوں سے بچیں:

آج بہت سے جعلی پیروں نے خانقاہوں کے نام سے جہالت اور فحاشی کے اڈے کھول رکھے ہیں۔ اصلی پیر کی پہچان کا سب سے آسان طریقہ وہ جو حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا ہے: اگر تم کو بھی حرم کا کوئی کبوتر مل جائے جس کا جسم یہاں رہتا ہو اور دل کعبہ میں رہتا ہو جو سراپا سنت وشریعت کا پابند ہو کوئی اللہ والا ایسا مل جائے تو اس سے چمٹ جاؤ۔

ملفوظ تھانوی کا آسان مفہوم:

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی بات کا آسان کا مفہوم یہ ہے کہ اصلی پیر وہ ہے جس کے عقائد اہل السنۃ والجماعۃ والے ہوں اور اعمال بھی اہل السنۃ والجماعۃ جیسے ہوں مزید یہ کہ وہ کسی اللہ والے کی صحبت میں وقت گزار کر اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کر چکا ہو اپنی خواہشات نفس پر شرعی احکام کو غالب رکھتا ہو۔

نوٹ: بقیہ دو مقاصد بعثت ان شاء اللہ آئندہ جمعرات۔

اللہ تعالیٰ مقاصد نبوت کو سمجھنے اور ان سے رہنمائی لینے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

جمعرات، 31 اکتوبر، 2019ء